واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

09 ربیع الآخر 1448/2026 کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنْ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ بَعَثَ اللہُ مَلَائِکَۃً مَعَھُمْ صُحُفٌ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّاَقْلَامٌ مِّنْ ذَھَبٍ یَکْتُبُوْنَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اَکْثَرَ النَّاسِ عَلَیَّ صَلَاۃً

یعنی جب جمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ کریم فرشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ کون جُمعرات کے دن اور جُمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنزالعمال، کتاب الاذکار، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رَبِیْعُ الآخِر جاری وساری ہے۔ یہ وہ مبارک مہینا ہے کہ جس کی **11 تاریخ کو**، پیرانِ پیر، روشن ضمیر، حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا **عُرس مبارک** منایا جاتا ہے، جس کو عاشقانِ غوثِ اعظم **بڑی گیارہویں شریف** بھی کہتے ہیں، اسی مُناسَبت سے آج ہم اُس مُقدَّس ہَستی **کا ذِکرِ خَیر، فضائل وکرامات، اوصاف اور مختصر تعارف** (Introduction) سُنیں گے، جنہیں دُنیا **"غَوثِ اَعْظَم"** کے لقب سے جانتی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان دلجمعی اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

آیئے! سب سے پہلے حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی علمی شان پر ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

1… جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

علم و حکمت کا سمندر

حضرت حافظ ابُو العباس احمد رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت علّامہ عبد الرحمٰن ابنِ جوزی رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے ساتھ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے بیان کے اجتماع میں حاضر ہوا، ایک قاری صاحب نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، تلاوت کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے وعظ کا آغاز کیا اور تلاوت کی گئی آیاتِ مُبارَکہ میں سے ایک آیت کی تفسیر بیان کی اور اس کا ایک معنیٰ بیان فرمایا، حضرت ابُو العباس رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے عَلامہ ابنِ جوزی رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کو اس تفسیر کا علم تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں! مجھے یہ تفسیری قول معلوم تھا۔ پھر حُضُور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اسی آیتِ مبارکہ کی دوسری تفسیر بیان کی، حضرت ابُو العباس رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے پھر علامہ ابنِ جوزی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا یہ تفسیر آپ کو معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! مجھے معلوم ہے، پھر تیسری تفسیر بیان کی، میں نے پھر پوچھا: کیا یہ تفسیر بھی آپ کو پتہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں مجھے پتہ تھی۔ پھر غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اسی آیتِ مبارکہ کی چوتھی، پھر پانچویں، پھر چھٹی یہاں تک کہ دس (10) تفسیریں بیان فرمائیں، میں ہر تفسیر کے بعد عَلامہ ابنِ جوزی رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے پوچھتا: کیا آپ کو یہ تفسیر معلوم ہے؟ اور وہ ہر بار یہی جواب دیتے کہ ہاں! یہ تفسیر مجھے معلوم ہے۔ حتّٰی کہ حضور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اسی آیت کی گیارہویں (11 ویں) تفسیر بیان فرمائی۔ اس بار بھی میرے پوچھنے پر علامہ ابنِ جوزی رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا جواب وہی تھا کہ ہاں! مجھے یہ تفسیر معلوم ہے۔ گیارہویں کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسی آیتِ مُبارَکہ کی بارہویں (12 ویں) تفسیر بیان فرمائی۔

میں نے علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کو یہ تفسیر بھی معلوم ہے؟ تو وہ نفی (یعنی انکار) میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے: نہیں! یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔ پھر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی آیت کی تیرہویں (13ویں) تفسیر بیان فرمائی، پھر چودھویں (14ویں) بیان فرمائی، پھر پندرہویں (15ویں)، سولھویں (16ویں)، پھر اس کے بعد بیس (20) تفسیریں، پھر پچیس (25)، یہاں تک کہ تفسیروں کی تعداد تیس (30) تک پہنچ گئی۔ اور گیارہویں تفسیر کے بعد اب ہر تفسیر پر علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جواب یہی ہوتا کہ **میں اس تفسیر سے واقف نہیں ہوں۔ یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔**

تیس (30) تفسیریں بیان فرمانے کے بعد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیت کی مزید تفسیریں بیان فرمانا شروع کیں، یہاں تک کہ اُسی ایک مجلس میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس ایک آیتِ کریمہ کی چالیس (40) تفسیریں بیان فرمائیں۔ اور ہر تفسیر کے ساتھ اس کے مفسر کا نام بھی بیان فرماتے رہے۔ جبکہ علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گیارہویں تفسیر کے بعد ہر تفسیر پر یہی جواب دیتے رہے کہ یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ۔۔۔الخ، ص ۲۲۴ بتغیر)

پیارے اسلامی بھائیو! عموماً جب کسی کو بیان کرنا ہوتا ہے تو وہ پہلے سے اس کی تیاری کرتا ہے، کئی کئی کتب کا مطالعہ کرتا ہے، بیان کی ایک ترتیب اور خاکہ اپنے ذہن میں بٹھاتا ہے بلکہ کبھی تو مکمل بیان یا کچھ ضروری نکات بھی لکھ کر ساتھ لاتا ہے تاکہ بیان کرنے میں آسانی رہے، جیسے مثال کے طور پر میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں تو مکمل بیان ایک ترتیب کے ساتھ میرے سامنے موجود ہے مگر قربان جایئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی علمی شان و شوکت اور آپ کی بے مثال ذہانت پر کہ آپ نے انہی آیات پر بیان فرمایا

جو قاری صاحب نے تلاوت کی تھیں اور ان آیات کی ایک نہیں، دو نہیں، تین نہیں بلکہ چالیس (40) تفسیریں اور ہر ہر قول کے قائل کا نام بھی بیان فرمایا اور ایسی علم و حکمت سے بھر پور تفسیریں بیان فرمائی کہ جنہیں سن کر علامہ عبد الرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ جیسے وقت کے بہت بڑے عالِم و امام بھی حیران رہ گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! بیان کردہ واقعہ سے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی قرآنِ کریم سے والہانہ محبت ظاہر ہو رہی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ علم کا سمندر ہونے کے باوجود قرآنِ کریم کی کئی کئی تفاسیر کو پڑھتے اور بیان کرتے۔ کثرت سے عبادت و رِیاضت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ پندرہ (15) سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔ (بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص ۱۱۸ ملخصاً)

ہم غوثِ پاک کی محبت کا دم بھرنے والے اپنی حالت پر غور کریں کہ کیا ہمیں زبانی نہیں بلکہ دیکھ کر **دُرست قرآنِ کریم** پڑھنا آتا ہے؟ گھر میں گاڑی ہو اور گاڑی چلانا نہ آئے تو اس کے لئے باقاعدہ **ڈرائیونگ کا کورس** کیا جاتا ہے۔ بھاری فیسیں ادا کی جاتی ہیں اور جلد سے جلد ڈرائیونگ سیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح شروع میں موبائل چلانا نہیں آتا تھا، لیکن لوگوں سے پوچھ پوچھ کر یہ بھی سیکھ لیا اور کسی سے پوچھنے میں کوئی شرم بھی نہیں آئی۔ کاروبار (Business) کرنا چاہا اس کے لئے پہلے ہی بہت سے تجربہ کار لوگوں سے مشورے لئے جاتے ہیں کہ کہیں کاروبار میں نقصان نہ ہو جائے، اس کے لئے پہلے سے معلومات حاصل کیں، فائدے مند اور نقصان دہ پہلو کو مدِّ نظر رکھا۔ اسی طرح انگلش بولنے کی مثال لے لیجئے، ہمارے ہاں کوئی بھی انگریزی سیکھ کر پیدا نہیں ہوتا، مادری زبان کچھ اور ہوتی ہے لیکن جب

انگلش سیکھ لی تو فر فر بولنا بھی آگئی، بلکہ اب تو اولاد کو اتنی انگلش سکھاتے ہیں کہ گویا اس نے انگریزوں کو انگلش پڑھانی ہے، مگر قرآنِ کریم اِتنا بھی نہیں پڑھاتے کہ جس سے یہ بیچارے خود اپنی نماز دُرست کر سکیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ نہ صرف خود تلاوت قرآن کی عادت (Habit) بنائیں، بلکہ اپنے گھر والوں، دوست احباب اور دیگر مسلمانوں کو بھی تلاوتِ قرآن کرنے کی دعوت دیں، اور صرف پڑھیں نہیں بلکہ قرآنِ پاک کو سمجھیں بھی، اس میں کیا ہے اور ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ یہ بھی ہمیں معلوم ہونا چاہیے اور اس کے لیے قرآنِ پاک کو تفسیر کے ساتھ پڑھنا ہی فائدے مند ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں محبوبِ سُبحانی، غَوثِ صَمَدانی، عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ، اللہ پاک کے وہ اعلیٰ ترین ولی ہیں، جو تمام اَوْلیا کے سردار ہیں اور اُن کی شخصیت عوام وخواص سبھی کے لئے لائقِ عقیدت واحترام ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کا تعلق اعلیٰ اور عظیمُ الشّان خاندان سے ہے۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کا مختصر تعارف سنتے ہیں، چنانچہ

سیرتِ غوثِ پاک کی مختصر جھلکیاں

☆حضور غَوثِ اَعْظَم، شیخ سید عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی ولادتِ باسَعادت، پہلی رَمَضان 470 ہجری کو بغداد شریف کے قریب قصبہ جِیلان میں ہوئی۔(بہجۃ الاسرار، ص ۱۸۱)

☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کا نامِ نامی، اسمِ گرامی عبدُ القادر اور کُنْیَت ابُو محمد ہے۔☆مُحیُّ

الدِّین، مَحْبُوبِ سُبْحانی، غَوْثِ اعظم اور غَوثُ الثَّقَلَین وغیرہ اَلْقابات ہیں۔☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اہلِ بیت یعنی سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا خاندان زُہد وتقویٰ کی وجہ سے بہت مشہور(Famous) تھا۔☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدہ کا نام **"سَیِّدہ فاطِمہ"** اور کُنْیَت **"اُمُّ الْخَیْر"** ہے۔(سیرتِ غوث اعظم، ص۲۷ ملخصاً)☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی کا نام مبارک **"سیِّد موسیٰ"** کُنْیَت **"ابُو صالح"** جبکہ لقب **"جنگی دوست"** ہے۔☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ والد کی نِسْبَت سے حَسَنی(اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد) ہیں۔☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی حضرت اَبُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے وَقْت کے مشہورِ زمانہ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے تھے۔(غوث پاک کے حالات، ص۱۵ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! عموماً بچّہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو وہ دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ بھی ہے، اس سے بالکل بے خبر ہوتا ہے، پھر جب دُنیا میں آجاتا ہے تب بھی اُسے ہوش سنبھالنے میں ایک لمبا عرصہ درکار ہوتا ہے، مگر قربان جائیے! سردارِ اَوْلیا، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی ذاتِ با برکات نہ صرف بچپن میں بلکہ جب آپ کی ابھی وِلادت نہیں ہوئی تھی، تب بھی آپ کا حال سب سے جدا تھا۔ آپ بچپن ہی سے صاحبِ کرامت تھے، بلکہ اس دُنیا میں جلوہ گری سے قبل اور بعدِ ولادت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ سے کئی کرامات ظاہر ہوئیں، چنانچہ

بچپن کی کرامات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی پہلی تاریخ کو پیر کے دن صُبحِ صادِق کے وَقْت

دُنیا میں جلوہ گر ہوئے، اُس وَقت ہونٹ آہستہ آہِستہ حَرکت کر رہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔(منے کی لاش، ص۳)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! یقیناً یہ ربِّ کریم کا فضل و احسان تھا کہ اس نے آپ کو بچپن میں ہی کثیر کرامات سے نوازا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی شان و عظمت اور کرامات کے بارے میں حضرت شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

موتیوں کی لڑی

مشائخِ اَوْلِیا میں سے کوئی بھی کرامات کے لحاظ سے آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا ہم پَلّہ نہیں، یہاں تک کہ بعض مشائخ نے فرمایا: حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی کرامات کا حال تو موتیوں کی لڑی جیسا ہے کہ جب ٹُوٹتی ہے تو ایک کے بعد ایک موتی گِرتے چلے جاتے ہیں، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی کرامات اَعْداد و شُمار سے باہر ہیں۔(اشعة اللمعات، کتاب الفتن، باب الکرامات، ۲۱۰/۴ مفھوماً) حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکت تو کرامات و کمالات کا مجموعہ ہے ہی، صرف آپ کے مُبارک نام کی یہ برکت ہے کہ جہاں پُکارا جائے، مُوذِی جانوروں سے چُھٹکارا مل جاتا ہے۔ ذرا سوچئے! جب حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے نام کی یہ برکت و عظمت اور کرامت ہے کہ درندے آپ کا نام سُن کر حملہ نہیں کرتے، مُوذی جانور تکلیف نہیں پہنچاتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ذات کیسی باکرامت اور بلند مرتبہ ہو گی۔

آیئے! کرامت کی تعریف سنتے ہیں، چنانچہ

کرامت کی تعریف اور اس کا حکم

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"کراماتِ صحابہ"** صفحہ 36 پر ہے: مومنِ مُتّقی سے اگر کوئی ایسی

نادرُالوجود اور تَعَجُّب خیز چیز صادِر وظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو **کرامت** کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاعَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اعلانِ نبوّت کرنے سے پہلے ظاہر ہوں تو اِرْہاص اور اعلانِ نبوّت کے بعد ہوں تو **معجزہ** کہلاتی ہیں اور اگر عام مومنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظُہور ہو تو اُس کو **معونت** کہتے ہیں اور کسی غیر مسلم سے کبھی اُس کی خواہش کے مُطابق اِس قِسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اُس کو **اِسْتِدراج** کہا جاتا ہے۔(نبراس، اقسام الخوارق سبعة، ص ۲۷۲ ملخصاً)

حضرت علامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡه فرماتے ہیں: کرامتِ اَوْلِیاء حق ہے، اِس کا مُنکِر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۸) کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں، مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا، اندھوں اور کوڑھیوں کو شِفا دینا، لمبی مسافتوں کو لمحوں میں طے کرلینا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اُڑنا، دل کی بات جان لینا اور دُور کی چیزوں کو دیکھ لیناوغیرہ وغیرہ۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ کرامت کی کئی قسمیں ہوتی ہیں، مگر حضورغوثِ پاک رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡه پر یہ ربِّ کریم کا خاص فضل وکرم اور احسان تھا کہ اللہ پاک نے آپ کو دیگر اولیاءِ کرام سے بڑھ کر کرامات عطا فرمائی تھیں، آپ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡه اللہ پاک کی عطا سے کبھی مُردوں کو زندہ کر دیتے تو کبھی اندھوں (Blinds) کو بینا کر دیتے۔ کبھی کوڑھ کے مرض والوں کو شفا دیتے تو کبھی بیماروں اور پریشان حالوں کی مدد فرماتے۔ کبھی دُور سے مدد کے لئے بُلانے والوں کی امداد فرماتے تو کبھی حاجت مندوں کی حاجت پوری فرمادیتے۔ کبھی کسی کے دل میں آنے والے خیالات کو جان لیتے تو کبھی اپنی بارگاہ میں آنے والوں کی مشکلات کو دُور فرمادیتے۔ کبھی چوروں اور ڈاکوؤں پر نگاہِ کرم ڈال کرنیک

بنادیتے تو کبھی فاسق و فاجر لوگوں کو اپنی نگاہِ ولایت سے ربِّ کریم کا محبوب بندہ بنادیتے۔
آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی چند کرامات سنتے ہیں، چنانچہ

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی دعا کی برکت

حضرت شیخ صالح اسماعیل بن علی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ علی بن ہیتمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ جب بیمار ہوتے تو کبھی کبھی میری زمین کی طرف تشریف لاتے اور وہاں کئی دن گزارتے۔ ایک دفعہ آپ وہیں بیمار ہوگئے تو ان کے پاس غوثِ صمدانی، قطبِ ربانی، شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بغداد سے تیمارداری کے لئے تشریف لائے، دونوں میری زمین پر جمع ہوئے، اس میں دو کھجور کے درخت تھے جو چار برس سے خشک تھے اور انہیں پھل نہیں لگتا تھا۔ ہم نے ان کو کاٹ دینے کا ارادہ کیا تو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک کے نیچے وضو کیا اور دوسرے کے نیچے دو نفل ادا کیے تو وہ سرسبز ہوگئے اور ان کے پتے نکل آئے اور اسی ہفتہ میں ان کا پھل آگیا حالانکہ وہ کھجوروں کے پھل کا وقت نہیں تھا۔ میں نے اپنی زمین سے کچھ کھجوریں لے کر آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر کردیں، آپ نے اس میں سے کھائیں اور مجھ سے کہا: اللہ پاک تیری زمین، تیرے درہم، تیرے صاع اور تیرے دودھ میں برکت دے۔

حضرت شیخ اسماعیل بن علی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میری زمین میں اس سال کی مقدار سے دو سے چار گنا پیدا ہونا شروع ہوا، اب میرا یہ حال ہے کہ جب میں ایک درہم خرچ کرتا ہوں تو اس سے میرے پاس دو سے تین گنا آجاتا ہے اور جب میں گندم کی سو (100) بوری کسی مکان میں رکھتا ہوں، پھر اس میں سے پچاس (50) بوری خرچ کرڈالتا ہوں اور باقی کو دیکھتا

ہوں تو سو(100) بوری موجود ہوتی ہے میرے مویشی اس قدر بچے جنتے ہیں کہ میں ان کا شمار بھول جاتا ہوں اور یہ حالت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی برکت سے اب تک باقی ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ ... الخ، ص ۱۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہیں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مبارک وجود کی برکتیں۔ یقیناً ہم یہ سوچتے ہوں گے کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو اس قدر شان و عظمت اور بلند مرتبہ کیسے نصیب ہوا ہے، تو یادرکھئے! جو لوگ اپنی زندگی ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزارتے ہیں، تو اللہ کریم انہیں اپنی حقیقی محبت عطا فرماتا ہے اور انہیں کئی کرامات سے نوازتا ہے یہی وجہ تھی کہ

شانِ غوثِ پاک

☆**ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ شریعتِ مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے گزرتا تھا۔ ☆فرائض و واجبات کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ ☆پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا تھا۔ ☆جب چار یا پانچ برس کی عمر میں بِسْمِ اللہ خوانی کی رسم ادا کی گئی تو آپ نے تَعَوُّذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم) اور تَسْمِیَہ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) کے بعد 18 پارے زبانی سُنا دیئے اور فرمایا: میری ماں (رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہَا) کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے سُن کر یاد کرلیا۔ (رسالہ مُنّے کی لاش، ص۴) ☆40 سال (Forty years) تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ ☆جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر (2) رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص ۱۶۴) ☆ روزانہ ایک ہزار (1000)

رَکْعَت نفل ادا فرماتے تھے۔ (غوثِ پاک کے حالات، ص ۳۲) ☆آپ کے دستِ کرامت پر پانچ سو(500)سے زائد لوگ ایمان لائے اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق وفُجّار، فسادی اور بڑے بڑے گناہ کرنے والوں نے توبہ کی۔ (بہجۃالاسرار، ذکر وعظہ، ص ۱۸۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بے شمار اوصاف کے پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ عِبادت ورِیاضت، وِلایَت وکَرامت میں تواپنی مثال آپ تھے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه زُہد وتَقْوٰی اور قناعت پسندی میں بھی باکَمال تھے، دُنْیَوی مال ودَوْلَت کے خواہش مَند بِالکل نہ تھے، اگر کوئی مَالْدَار شخص(Richman) آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کومال ودَوْلت پیش کرتا تو آپ قبول نہ فرماتے، بلکہ سامنے والے کو نیکی کی دعوت دیتے اور اصلاح کی کوشش فرماتے، چنانچہ

زُہد وتقوی

شَیْخ ابُوالعَبَّاس خِضَر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بَیان کرتےہیں: ایک رات ہم بَغداد میں شَیخ عبدُالقادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے مَدْرَسے میں تھے، ایک خَلِیْفَه آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی خِدمَت میں آیا اور سَلام کے بعد عَرض کی کہ مجھے کچھ نَصِیحَت فرمایئے اور مال ودولت کی دَس(10) تھیلیاں پیش کیں، جِن کو خادِم اُٹھائے ہُوئے تھے، آپ نے فرمایا: مجھے اِن تھیلیوں کی ضَرُورَت نہیں، مگر خَلِیفَه نے واپس لینے سے اِنکار کِیا اور قبول کرنے کے لیے اِصْرَار کِیا، پَس آپ نے ایک تھیلی اپنے داہنے ہاتھ میں لِی اور دُوسری بائیں میں اور دونوں کو دَبا کر نِچوڑا تو اُن میں سے خُون بہنے لگا، پھر آپ نے اُس خَلِیفَه سے فرمایا: کیاتُو اللہ پاک سے حَیا نہیں کرتا

کہ لوگوں کا خُون لے کر میرے پاس آیا ہے؟ یہ سُن کر وہ بے ہوش ہوگیا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ۔۔الخ، ص ۱۲۰)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا! حُضُور غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ زہد و تقویٰ کے پیکر اور دُنیوی مال و دَولت سے بے رغبت تھے، جبھی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس خَلِیفَہ کی دَولَت ٹُھکرادِی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ جاہ و منصب رکھنے والوں کے رُعب و دبدبے سے متاثر نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اُونچے منصب والوں کی خُوشامد وچاپلوسی کرتے تھے بلکہ ان کو گناہوں میں ملوث دیکھ کر اُنہیں نیکی کی دعوت دیتے، وعظ و نصیحت فرماتے اور ہر طرح سے ان کی اصلاح کی کوشش فرماتے۔ کیونکہ دولت مندوں کی خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دَولت پانے کا لالَچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قَناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، ان کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ رَحمتِ الٰہی پر ہوتی ہے۔ یاد رکھئے! مالداروں کی دولت کے سبب ان کی تعظیم کرنا شرعاً ممنوع ہے، چُنانچہ

دو تہائی دِین چلا جاتا ہے

مَنْقُول ہے: جو کسی مالدار کی اِس کے مالدار ہونے کے سبب آؤ بھگت کرے، اُس کا دو تہائی ($^{2}/_{3}$) دِین جاتا رہا۔ (کَشْفُ الْخِفاء، ۲/۲۱۵، رقم: ۲۴۴۲)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمیں چاہئے کہ دنیاوی مالداروں کی خوشامد وچاپلوسی کرنے اور جگہ جگہ ان کی جھوٹی تعریفوں کے پُل باندھنے کے بجائے ان کو نیکی کی دعوت اور فکرِ آخرت کا ذہن دیں، نیکی کی دعوت کی برکت سے **اللہ** پاک نے چاہا تو ہمارے معاشرے (Socity) سے بُرائیاں ختم ہونا شروع ہوجائیں گی، ہر طرف نیکیوں کی بہاریں

ہوں گی ،ہمارا معاشرہ ، ہماری گلی محلہ اور ہرگھر **اَمن کا گہوارہ** بننا شروع ہو جائے گا،ہرطرف **سُنّتوں کی بہاریں** آجائیں گی، نفرتوں کی دِیواریں **محبّتوں کی فضاؤں** میں تبدیل ہونا شروع ہو جائیں گی، کئی کئی سالوں سے **بچھڑے ہوئے دوست احباب اور خاندان** آپس میں مِل جائیں گے،رُوٹھے ہوئے مان جائیں گے،گناہ کرنے والے نیکیاں کرنے والے بن جائیں گے، نمازیں قضا کرنے والے نمازوں کے پابند بن جائیں گے، ہرگھر سے تلاوتِ قرآن کی آوازیں آنے لگیں گی، گناہوں کو پھیلانے والے نیکی کی دعوت دینے والے بن جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت و ایثار

پیارے اسلامی بھائی! ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ زہد و تقویٰ، قناعت پسندی، پرہیز گاری اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے ساتھ ساتھ غَرِیبوں، تنگدَستوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے جیسے وصف میں بھی اپنی مثال آپ تھے، غریبوں، تنگدستوں اور حاجت مندوں کے مسائل حل کرنے کا جَذبہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاکیزہ کردار کا حِصَّہ تھا، آپ کبھی کسی سائِل کا سُوَال رَدّ نہ فرماتے، کبھی کسی حاجت مند کو خالی واپس نہ لوٹاتے بلکہ یوں فرماتے تھے:میں نے تمام اَعمال کی تَفْتِیش کی،اُن میں کھانا کِھلانے سے اَفْضل کوئی عَمَل نہ پایا۔کاش!میرے ہاتھ میں ہوتا کہ بُھوکوں کو کھانا کِھلاتا۔

(قلائدالجواہر،ص۳۷)

شَیْخ عبدُاللّٰہ جبائی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں:ایک مرتبہ حُضُورغوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک بُھوکوں کو کھانا کھلانا اورلوگوں سے حُسنِ

اخلاق کے ساتھ پیش آنا کامل اور زیادہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صُبح کو میرے پاس ہزار(1000) دِینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے کہ غریبوں اور مُحتاجوں میں تقسیم کر دوں اور بُھوکے لوگوں کو کھانا کھلا دُوں۔ (قلائدالجواہر، ص۸ ملخصاً)

آیئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سخاوت اور غریبوں کی مدد سے مُتَعَلِّق ایک بہت ہی پیارا واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

ایک رات کی برکت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت عَلّامہ سیِّد عبد الرزّاق قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: جب میرے والدِ بُزرگوار مشہور ہوگئے تو آپ نے صرف ایک بار حج فرمایا، اس حج کی آمدورفت میں، میں آپ کی سواری کی باگ پکڑتا تھا، جب ہم بغداد کے جنوب میں واقع ایک شہر میں پہنچے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ یہاں سب سے غریب گھر کی تلاش کرو، اس لیے ہم نے ایک ویرانہ دیکھا جس میں اُون کا ایک خیمہ تھا، اس میں ایک بوڑھا، ایک بڑھیا اور ایک لڑکی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس بُوڑھے سے اجازت لی اور مع اَصْحاب اس وِیرانے میں اُترے، اُس شہر کے مشائخ اور امیر لوگ آپ کی خدمت میں آئے اور درخواست کی: آپ ہمارے غریب خانوں میں یا کسی اور اچھے مکان میں تشریف لے چلیں، مگر آپ نے منظور نہ فرمایا۔ والیِ شہر نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لیے بہت سی گائیں بکریاں، کھانا، سونا، چاندی اور سامان بھیجا اور سفر کے لیے سواریاں بھیجیں اور لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اس تمام سامان میں سے میں نے اپنا حصّہ اس گھر والوں کو بخش دیا۔ یہ سُن کر اُنہوں نے کہا کہ ہم نے بھی اپنا اپنا حصّہ

بخش دیا، اس طرح وہ تمام مال اس بوڑھے، بڑھیا اور لڑکی کو دیا گیا،رات کو آپ وہاں رہے اور صُبح کوروانہ ہوئے،(آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے صاحبزادے فرماتے ہیں:) کئی سال کے بعد اُس شہر میں میرا گُزر ہوا،کیا دیکھتاہوں کہ وہ بوڑھا وہاں کے باشندوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔اس نے مجھ سے کہا:یہ سب کچھ اس رات کی برکت ہے،ان گائے بکریوں نے بچے دیئے اور وہ بڑے ہوگئے، یہ اِنہی سے ہے۔(بھجۃ الاسرار، ذکر شیء من شرائف اخلاقہ، ص ۱۹۸)

اللہ پاک ہمیں حضورغوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا فیضان نصیب فرمائے اور ہمیں غوث پاک کی سیرت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطافرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد